

**SURENDRANATH COLLEGE, KOLKATA**

**سریندر ناتھ کالج ، کولکتہ**

**B.A. GENERAL**

**بی۔ اے۔ جنرل**

**SEMESTER - IV**

**URDG-G-LCC (2)**

**STUDY MATERIAL - 08**

**DR. BILQUIS BEGUM**

**Head Of Department, Urdu**

**SURENDRANATH COLLEGE, KOLKATA .**

**ڈاکٹر بلقیس بیگم**

**صدر شعبہ اردو**

**سریندر ناتھ کالج، کولکتہ**

## افسانہ : نگاروں کا تعارف یا خصوصی مطالعہ

☆ : سعادت حسن منٹو

ترقی پسند افسانہ نگاروں میں ایک اور اہم نام سعادت حسن منٹو کا ہے۔ منٹو کا شمار اردو کے مشہور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے منٹو جس قدر ایک قدر افسانہ نگار ہیں اسی قدر متنازعہ شخصیت بھی۔ اس کے حق میں اور مخالفت میں بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اگرچہ منٹو پر فحش نگاری کے الزامات لگے، ان پر مقدمات چلے لیکن ان سب کچھ کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ وہ اردو کا اہم اور عظیم افسانہ نگار ہے۔ سعادت حسن منٹو کے افسانوں کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ ان کے ہاں موضوعات کا تنوع ملتا ہے۔ جس کی بناء پر افسانوں میں یکساںگی پیدا نہیں ہوتی۔ منٹو اپنے افسانوں میں اگر طرف جوان لڑکوں لڑکیوں کی جنسی الجھنوں، طوائف کی زندگی کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ تو دوسری طرف ان کے افسانوں کا موضوع ہندوستان کی جنگ آزادی، جدوجہد، اور تقسیم بھی ہیں۔ اسی طرح ان کے کردار بھی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں ہر طبقے اور ہر شعبے کے کردار نظر آئیں گے۔ کالج کے لڑکے لڑکیوں سے لے کر پہلوان اور استاد تک۔ قریب قریب معاشرتی طبقے کے افراد منٹو کے افسانوں میں ملیں گے۔

منٹو کا زندگی کا مطالعہ کافی وسیع تھا لیکن ان نے اپنے ارد گرد جو کچھ دیکھا اُسے بغیر کسی جھجک کے بیان کر دیا۔ ان کی حقیقت نگاری کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبادت بریلوی لکھتے ہیں کہ زندگی کے مختلف حقائق تک ان کی نظریں بڑی بے باکی اور دراک کی کے ساتھ پہنچتی ہیں۔ اور ان کو پوری طرح نمایاں کر دیتی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ منٹو صرف ایک افسانہ نگار ہی نہیں بلکہ بقول عبادت بریلوی وہ انسانی نفسیات کا گہرا نباض بھی ہے اس کی ہر کہانی کو اس کا یہی نفسیاتی شعور حقیقت سے ہم آہنگ کرتا ہے۔ اس کے نفسیاتی شعور کے بناء پر رومانی موضوعات تک اس کے یہاں حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔ زندگی کی ہر پہلو کی ترجمانی میں اس نے کسی نہ کسی اہم حقیقت کو بے نقاب کیا ہے۔ خصوصاً زندگی کے معاملات اور کرداروں کی حرکات و سکنات کو پیش کرنے میں نفسیاتی شعور اپنے عروج پر ہے۔

جہاں تک منٹو کے اسلوب کا تعلق ہے تو مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ اردو افسانہ نگاری میں منٹو وہ پہلا افسانہ نویس ہے جس نے افسانے کی نئی زبان دریافت کی اس لیے تو حسن عسکری اُن کے اسلوب کو زندہ اسلوب کہتے ہیں۔ منٹو نے جو کچھ کہا اس میں آرد نام کو نہیں۔ منٹو کے مشہور افسانوں میں ٹھنڈا گوشت، بو، دھواں، ٹوبہ ٹیک سنگھ، کالی شلوار وغیرہ جیسے افسانے شامل ہیں۔

### ☆ : عصمت چغتائی

ترقی پسند افسانہ نگاروں میں عصمت چغتائی کا نام بھی شامل ہے۔ عصمت کے افسانے فنی خوبی اور قدرت زبان و بیان کی بناء پر بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ منٹو کے بعد عصمت چغتائی دوسری افسانہ نگار ہیں جس نے اپنے افسانوں میں جنسی پہلو کو مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیا۔ خصوصاً متوسط طبقے کے مسلمان گھرانوں اور ان کی عورتوں اور بچوں کی نفسیاتی اور جنسی الجھنوں کو انہوں نے بڑی بے باکی سے موضوع بنایا۔ ان کے افسانے ”لحاف“ پر باقاعدہ مقدمہ چلا۔

اس میں شبہ نہیں کہ عصمت کے یہاں فن کی اعلیٰ قدروں کے لیے زبان اور قلم کی جس نیکی کی ضرورت ہے اس کا فقدان ہے، البتہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ عصمت کو جذبات پر قدرت اور اظہار بیان میں غیر معمولی مہارت حاصل ہے انہوں نے اپنے افسانوں کے لیے ایک ایسی زبان استعمال کی جو ان کے پلاٹ اور موضوع کے ماحول سے گہری مطابقت رکھتی ہے۔ تقسیم کے بعد کے افسانوں میں اُن کے ہاں سستی جذباتیت اور فن پر مقصدیت کا غلبہ دکھائی دیتا ہے۔

### ☆ : خواجہ احمد عباس

خواجہ احمد عباس ایک ایسا افسانہ نگار ہے جو زندگی کی تعبیر صرف ترقی پسند نظریات کی روشنی میں کرتا ہے۔ اس کے افسانوں میں سماجی مسائل اور سیاسی الجھنوں کو اہمیت حاصل ہے۔ خواجہ احمد عباس ترقی پسند تحریک کا ایسا رپورٹر ہے جس پر افسانہ نگار کا گمان کیا جاتا ہے۔ اس کے کردار حقیقی ہونے کے باوجود غیر فطری نظر آتے ہیں۔